متاعِ عقیدت
سجاد مرزا

متاعِ عقیدت

(مجموعۂ نعت)

سجاد مرزا

FAA

فروغِ ادب اکادمی

لاہور ـــ گوجرانوالہ ـــ اسلام آباد

ضابطہ

نام کتاب ...... متاعِ عقیدت

تخلیق کار ...... سجاد مرزا

سالِ اشاعت ۲۰۱۰ء

تعداد ۵۰۰

قیمت ...... [illegible] روپے

کمپوزنگ ...... سجاد کمپوزنگ سنٹر۔ دین پلازا، گوجرانوالا

سرورق ...... سجاد محمود

ناشر ...... فروغِ اَدب اکادمی

۸۸۔ بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالا

۰۵۵۔۳۲۵۱۶۰۳

تمام زبانوں کے

نعت نگاروں کے نام

سجاد مرزا کی مطبوعہ کتب

۱۔لہو پکارے گا	۱۹۶۶ء
۲۔سوچاں	۱۹۸۳ء
۳۔اکھراں ہتھ زنجیراں	۱۹۸۴ء
۴۔بقائے دوام	۱۹۸۶ء
۵۔کیفِ دوام	۱۹۸۸ء
۶۔دشتِ تنہائی	۱۹۹۰ء
۷۔چراغِ آرزو	۱۹۹۲ء
۸۔درد کی خوشبو	۱۹۹۴ء
۹۔غالبِ نکتہ بیں	۱۹۹۴ء
۱۰۔پرتوِ اقبال	۱۹۹۷ء
۱۱۔شوقِ نیاز	۱۹۹۸ء
۱۲۔لفظ آئینہ	۲۰۰۲ء
۱۳۔دیدۂ بیباک	۲۰۰۹ء
۱۴۔متاعِ عقیدت	۲۰۱۰ء

مجھے اُن ہی کی گلیوں کے ذرّوں سے اُلفت

یہی ہے ، یہی ہے ، متاعِ عقیدت

متاعِ عقیدت لیے جا رہا ہوں
شرابِ مسرت پئے جا رہا ہوں
بلایا ہے مجھ کو رسولِؐ خدا نے
میں شکرِ خدا بھی کیے جا رہا ہوں

......☆☆......

متاعِ عقیدت۔۔سجاد مرزا کی عقیدت کا ترجمان

محمد اقبال نجمی

تنقیدِ نعت اب ایک بنیادی مضمون کی حیثیت سے سامنے آ چکا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ نعت گوئی میں وسعت پذیری اور جدت بھی شامل ہو چکی ہے۔نعت کے بنیادی تقاضے یہی ہیں کہ نعت میں ادب کا پاس اور شریعت کا لحاظ رکھا جائے۔ جہاں تک مضامین نعت کا تعلق ہے تو اس میں موضوعات کی قید ممکن نہیں۔نعت میں فضائل وشمائل نبوی ﷺ کے پہلو بھی شامل ہوں گے اور سیرت نبوی کے دیگر تمام مضامین بھی محبت اور عقیدت کی جلوہ آفرینی کے ساتھ نعت کو خوبصورتی عطا کریں گے۔ نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو ہم نعت کے اشعار میں ڈھالتے وقت جمالِ صورت اور کمالِ سیرت میں سے کسی ایک کو علیحدہ پیش کر سکیں یہ کسی طور ممکن ہی نہیں۔نعت کی تکمیل آپ کی ظاہری اور باطنی دونوں صفات کو نمایاں کرنے سے ہوتی ہے۔نعت میں ہم حضور خیر البشرؐ رحمتہ للعالمین ﷺ کے تمام ذاتی اور صفاتی خصائص بیان کریں گے تو نعت مکمل ہوگی بلکہ آپؐ سے وابستہ غار، پہاڑ، درودیوار، پتھر، درخت، ٹیلے، صحرا، گاؤں، شہر، غرض ہر اس چیز سے وابستگی جن کی آپ سے نسبت ہے اُن سے عقیدت ومحبت نعت کی شان بڑھانے میں ممدومعاون ثابت ہوگی۔

سجاد مرزا کی نعت میں ہمیں یہ تمام رنگ ملتے ہیں مگر ان سب میں جو رنگ نمایاں نظر آتے ہیں اُن میں پہلا رنگ، مدینے جانے کی لگن، مدینے پہنچ جانے کی خواہش، مدینے میں گذرنے والے لمحات کا تذکرہ اور مدینے پاک میں رہنے کی آرزو ہے۔نعت میں سجاد مرزا کا یہ رنگ ان کے جذبہ عشق اور حسن عقیدت کا آئینہ دار ہے اور جذبہ عشق ومحبت میں تنظیم واحترام کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔اس حوالے سے ان کی نعت سے چند اشعار دیکھتے ہیں۔

بلاوا آ گیا جس دم ، مدینے ہم چلے آئے
کرم ہم عاصیوں پر آپؐ نے کیا کیا نہ فرمائے

......

حضوری کے مزے لوٹے ہیں ہم نے بھی مدینے میں
ہم اُنؐ کی رحمتوں سے جھولیاں سجاد بھر لائے

اوج پر اپنے مقدر کا ستارا دیکھا
جس گھڑی شہرِ محمد ﷺ کا نظارا دیکھا

......

پھر بلالیں اپنے در پر حاضری کے واسطے
شہر آقاؐ میں بسر ہو جائیں کچھ لمحات لکھ

......

اِک بار مدینے سے جو ہو کے چلا آیا
اُس شخص سے آتی ہے مہکار مدینے کی

......

مجھے اُنؐ کی گلیوں کے ذرّوں سے اُلفت
یہی ہے یہی ہے متاعِ عقیدت

......

کس درجہ سکوں یاب مدینے کی فضا ہے
اِک کیف میں ہر شخص یہاں جھوم رہا ہے

......

نکہتِ شہرِ نبیؐ راحت جاں ہوتی ہے
حسرتِ دید مرے دل میں جواں ہوتی ہے

......

مجھے لگتا ہے اب بھی مسجد نبویؐ میں بیٹھا ہوں
جمالِ گنبدِ خضریٰ مرے دل میں سمایا ہے

سجاد مرزا کی نعت گوئی کا سفر کئی عشروں پر پھیلا ہوا ہے ان کی اس سے پہلے جو کتبِ نعت شائع ہو چکی ہیں اُن میں کیف دوام 1988ء چراغ آرزو 1992ء شوق نیاز 1998ء شامل ہیں۔ متاعِ عقیدت اُن کی نعتوں کا نیا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے اپنی نعت کے ارتقائی سفر کو آگے بڑھایا ہے۔ ہمیں اُن کی نعت میں دوسرا اہم پہلو آشوبِ ذات و کائنات اور ملت اسلامیہ کے حوالے سے فریاد اور التفات و دعا کی درخواست کا ملتا ہے جو اُن کی دینِ محمدی ﷺ سے وابستگی اور

غلبہ اسلام کے لیے آرزومندی کی کیفیات کا احاطہ کرتا ہے۔ نعت میں اُن کی یہ تڑپ اور محبت روایتی انداز سے نہیں بلکہ شاعر کے دل کے گداز ہونے کی دلیل ہے۔ سجاد مرزا کی نعت کے یہ تمام جواہر اپنی چمک دمک اور آب و تاب سے ہمارے دلوں کے لیے ابدی روشنی کے پیام بر بن رہے ہیں۔ چند اشعار اس حوالے کے دیکھتے ہیں۔

حضورؐ ! ہم سے خطا کار و بے سہاروں پر
مدام لطف و عنایات کی نظر رکھنا

......

حضورِ خالق میں جھک کے سجاد عرض کرنا انہی کے صدقے
بلائیں سب دور ہوں ہماری کہ ہم نشانہ دشمناں ہیں

......

اغیار کی یلغار ترے دیں پہ ہوئی ہے
فریاد مسلمان کی سن لے مرے آقاؐ!

......

کابل ہو کہ بغداد ہو کشمیر یا بیروت
کیوں دشمنِ اسلام کرے حشر ہے برپا

......

معصوم تھے ، کم سن تھے وہ قرآن کے حافظ
ظالم نے جنہیں موت کے ہاتھوں میں ہے سونپا

......

چھوڑ کے آپؐ کے بتلائے ہوئے رستے کو
بن گئے غیروں کے ہم لوگ نشانے آقاؐ!

......

غم ناک ہے خوں ریز ہے پُر درد کہانی
سجاد نے ہے پیش کیا جس کا خلاصہ!

شاعری کی معتبر اصناف غزل، نظم سے بڑھ کر موجودہ دور میں صنفِ نعت نے حالات کی

نمائندگی کا حق ادا کیا ہے۔ ہمارے جدید نعت گو شعرا نے اپنے مضامین میں نہایت خوبی اور خوبصورتی سے آشوبِ ذات، آشوبِ اُمت اور آشوبِ کائنات کو آقا کریم ﷺ کے حضور پیش کر کے نعت کو دوسری اصناف سے ممتاز کر دیا ہے۔ عصری آشوب کو نعت میں بیان کر کے جو شعراء کرام حضور پاک ﷺ سے رحمت کے طلب گار ہوتے ہیں ان میں سجاد مرزا کا نام نمایاں ہے۔ اُن کی نعت موجودہ دور کی ترجمان بن کر ان تمام رجحانات کو نمایاں کر رہی ہے جو کسی نہ کسی ایسے کی صورت میں انسانیت کو درپیش ہیں۔ سجاد مرزا نے اپنی نعت میں ایسے مضامین کو نہایت دلسوزی اور رقتِ قلبی کے انداز میں پیش کیا ہے چند اشعار ملاحظہ کریں۔

سکونِ قلب میسر نہیں مسلماں کو
حضورؐ! آج ہے ہر سو جہان میں دہشت
زبان دراز ہوا جا رہا ہے اب یورپ
ملی ہے کیوں اسے گستاخیوں کی یہ مہلت

......

انسان کو درکار ہے پھر حرفِ تسلی
اس دور میں اک حشر سا ہر سمت بپا ہے

......

ہو چشمِ کرم شاہاؐ! کہ اب دہر میں ہر سو
اسلام کے دشمن نے اُٹھا رکھا ہے طوفان!

......

ہمارے حال پر بھی ہو ذرا چشمِ کرم آقاؐ
فضائے عہدِ حاضر ایک مدت سے ہے دھندلائی
مسلماں باعثِ توقیر تھا اور اب یہ عالم ہے
خدا کی سرزمیں پر ہو رہی ہے اِس کی رسوائی
فلسطین ہو کہ ہو کشمیر یا بغداد ہو آقاؐ
تری اُمت پہ جانے کیوں ہے یہ مشکل گھڑی آئی
ہمارے دین و ایماں پر ہے کیوں یلغار غیروں کی
مسلماں ہی تماشا ہے، مسلماں ہی تماشائی

سجاد مرزا نے اپنی نعت میں حضور نبی محترم ﷺ کی سیرت وصورت کے جمال وکمال کو پوری عقیدت ومحبت سے بیان کیا گیا ہے ان کی محبت نبی رحمت ﷺ کو ہر پہلو سے دیکھتی ہے۔ جمالیاتی رنگ بھی اُن کی نعت میں نہایت شیفتگی اور تہذیب کے ساتھ شامل ہوا ہے۔ اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ کریں۔

لکھ سکے تو لکھ انہیں کے چہرۂ انور کی بات
عجز سے پیغمبرِ آخر زماںؐ کی بات لکھ
ہو نہیں سکتا کوئی خیر البشرؐ سا حسن میں
چاند کی، سورج کی، بے شک کہکشاں کی بات لکھ

......

کون دنیا میں اُنؐ کا ہے ثانی
کیا حسیں خدوخال اُنؐ کے ہیں

......

اُنؐ کی توصیف میں دن رات مقالے لکھوں
چاند کے ، نور کے ، جنت کے حوالے لکھوں

......

مدینے کے گلی کوچوں میں اُنؐ کے نقشِ پا دیکھوں
انہی کے سانس کی مہکار سے مہکی فضا دیکھوں
صحابہ کے جلو میں چہرۂ خیرالوریٰؐ دیکھوں
تصور میں لبِ شیریں پہ میں حرفِ ثنا دیکھوں

......

مَا رَمَیتَ کی اگر آیہ پہ ہو تیری نظر
پھر خدا کے ہاتھ کو بھی تو نبیؐ کا ہاتھ لکھ
اے قلم ! تجھ کو قسم ہے سورہء واللیل کی
زلفِ محبوبِؐ خدا کی روشنی کی بات لکھ
آپؐ کے اخلاقِ حسنہ کی نہیں آقاؐ مثال
آپؐ سے اچھا کہاں ہے کوئی عنوانِ حیات

عرفی نے نعت کے بارے میں ہی کہا تھا۔

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحراست
ہشیار کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

سجاد مرزا کے ہاں نعت کا جو قرینہ موجود ہے وہ انہیں ہر دم ہشیار اور بیدار رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ نعت کہتے ہوئے ان کے قلب ونگاہ کو وہ تقدس ملتا ہے کہ جذبات اور شعور کی آمیزش سے وہ تغزل سے بھرپور نعتیہ اشعار کہنے پر بھی قدرت حاصل کر لیتے ہیں۔ جیسے

زمینِ شہر محبت میں جذب کرنے کو
بچا کے آنکھ میں اپنی کوئی گھر رکھنا

......

خواب ہیں یا خیال اُنؐ کے ہیں
ذہن میں سب کمال اُنؐ کے ہیں

......

اپنے مداح کو وہ یاد وہاں کرتے ہیں
دیکھتا ہوں یہ خبر کون یہاں لاتا ہے

......

کرم نہیں ہے اگر یہ تو کیا کرم ہو گا
چلے ہیں بارشِ رحمت میں ہم نہائے ہوئے

......

دل مرا واقعی پھر شاداں و فرحاں ہو گا
منزلِ مقصود محبت کا نشاں ہوتی ہے

......

مری خوش بختیاں بھی دیدنی ہیں
میں ذرّہ تھا فلک پر چھا گیا ہوں

سجاد مرزا کے نعتیہ کلام میں ذوق وشوق کا غلبہ بہت زیادہ ہے۔ وہ آقا پاک ﷺ کی الفت ومحبت میں بے خود اور سرشار ہو کر نعت کہتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ مقام رسالت سے آگہی کی

منزلوں کی جانب رواں دواں ہیں اور کیف و سرور کی جاودانی فضاؤں میں سفر کرتے ہوئے نعت کہتے ہیں وہ تصوارات میں کبھی تاجدارِ مدینہ کے دورِ پاک میں سفر کرتے ہیں اور کبھی مسجدِ نبوی میں بیٹھے ہوئے گنبدِ خضریٰ سے روشنی کشید کرتے ہیں یہی محویت اور خود فراموشی انہیں مدحت نگاری کا سلیقہ عطا کرتی ہے اور وہ آقا پاک ﷺ کی مدحت کے نغمے الاپتے ہوئے سنہری جالیوں اور مواجہ پاک کی فضاؤں میں گم ہو جاتے ہیں اور محبت حضور ﷺ میں بھیگ کر جب نعت کے گلزار کھلاتے ہیں تو جو متاعِ عقیدت اُن کے ہاتھ آتا ہے اسے آقا پاک ﷺ کی بارگاہ ناز میں نہایت عجز سے پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سجاد مرزا کی نعت کے حوالے سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے آیئے اس میں سے چند مشاہیر اہلِ قلم کی رائے دیکھتے ہیں کہ وہ سجاد مرزا کی نعت اور اُن کے فن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ غلام مصطفیٰ بسمل سجاد مرزا کی نعتیہ شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں

''سجاد مرزا کی نعت میں صوری محاسن ہی نہیں سیرت کی معنوی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں اور اصل میں نعت وہی ہے کہ جس میں محض پیکر نبوت کے معنوی محاسن سے وابستگی کی بجائے مقصد نبوت سے وابستگی بیان کی جائے اور یہ خوبی سجاد مرزا کی نعت میں بدرجہ اتم موجود ہے اس لیے ہمیں ان کی نعت میں حضور نبی اکرم ﷺ سے رسمی عقیدت وارادت کا اظہار نہیں ملتا بلکہ ان کی شخصیت سے قلبی تعلق بھی دکھائی دیتا ہے اور یہ وصف ان کی نعت کا طرۂ امتیاز ہے جس سے قاری کا دل و دماغ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سجاد مرزا کی نعتیں ان کی سنجیدہ فکر اور دلی سوز و گداز سے لبریز ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی ہر نعت میں تحفہء مومناں، تعویز جانِ عاشقاں ہے ان کی ہر نعت میں حقائق و معارف کی معجز بیانی اور عشق وارادت کی ضوفشانی ہے تازہ ذہنوں کی طراوت و تازگی ہے۔ شعور زیست کی مکمل آگاہی ہے۔ عبد، عابد اور معبود کی آشنائی ہے، خلق، خالق اور مخلوق کی حقیقت آرائی ہے، خودی اور خود شناسی کے فروزاں تذکرے ہیں۔ تواریخ و تہذیب اور تمدن کے زائچے ہیں۔

محترم رئیس امروہوی نے اُن کی نعت کے بارے میں لکھا۔

سجاد مرزا نے اپنی قبلہ گاہ عقیدت میں کعبے کی اذان یا زمزمہ نعت عجب والہانہ انداز اور عارفانہ آہنگ میں بلند کیا ہے اور اس والہانہ نعت سرائی اور عارفانہ زمزمہ پیرائی نے سجاد مرزا کے کلام کی سطح کو بے حد بلند کر دیا ہے۔

حضرت حفیظ تائب فرماتے ہیں۔

سجاد مرزا ایک جانے پہچانے شاعر ہیں اور ان کے مزاج کی سادگی اور طبیعت کی عاجزی کو ان کی نعت گوئی میں اساسی حیثیت حاصل ہے چنانچہ وہ بڑے سیدھے سادے انداز میں حضور پر نور ﷺ سے فیضان رحمت کا اظہار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی نعت نے ادب و عقیدت کی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے۔ رسالت مآب ﷺ کی ذات و صفات سے انہوں نے اپنے فکروفن کو منور و معنبر کیا ہے۔

جنابِ عاصی کرنالی لکھتے ہیں۔

سجاد مرزا نے ایک طرف تو دلکش زبان و بیان میں مدح وثناء کے چمن آراستہ کیے ہیں اور دوسری طرف معلمِ بشریت، مصلحِ اعظم اور رہبرِ کامل ﷺ کی سیرت نگاری کے وسیلے سے ہماری تشکیل کردار کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔

آپ نے سجاد مرزا کی نعت کے بارے میں مشاہیر اہلِ قلم کی آرا ملاحظہ فرمائیں۔ انہی خوبصورت آرا کی روشنی میں مجھے یہی کہنا ہے کہ متاعِ عقیدت سجاد مرزا کی عقیدت و محبت کی ترجمان بھی ہے اور ان کے فکروفن کا عاجزانہ اور پُر انوار اظہار بھی۔ اس میں سجاد مرزا نے اپنے قلم کو عشق و عقیدت میں ڈبو کر نہایت ذوق وشوق سے نبی رحمت ﷺ کے محاسن کا تذکرہ بھی کیا ہے اور سیرت نبوی ﷺ کے خوبصورت مظاہر کو بڑے نادر پیرائے میں اشعار نعت میں ڈھالا ہے۔ ان کے کلام نعت میں سلیقہ، کیف آفرینی، ارادت مندی، شادکامی اور سرشاری کی کیفیات شامل ہیں۔

میں آخر میں ان کی صحت و سلامتی کی دعا کے ساتھ متاعِ عقیدت کا بھرپور انداز میں خیر مقدم کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور دربارِ رسالت مآب ﷺ میں اس کو خوب پذیرائی حاصل ہو کیونکہ

ہم کو سجاد اُنؐ سے نسبت ہے
ہم بہر رنگ و حال اُنؐ کے ہیں

--☆☆--

حمدیہ

مسکن ہے جس حسیں کا مرے قلبِ زار میں
اس کی نمو ہے ہر شجر و برگ و بار میں

سورج میں ، چاند میں وہ ستاروں میں جلوہ گر
فصلِ خزاں میں ہے وہی رنگِ بہار میں

صبحِ چمن میں ، پنچھیوں کے چہچہوں میں وہ
کوہ و دمن میں بھی وہی ہے مرغزار میں

اس کی محبتوں سے سجی ہے یہ کائنات
سارا نظام ہے اسی کے اختیار میں!

جنّ و ملک بھی اس کی ہی قدرت کے شاہکار
روشن سویر میں وہی شب کے غبار میں

اس کی عنایتوں پہ ہماری جبیں ہے خم!
وہ ہے ہمارے جسم کے ہر ایک تار میں

سجاد کیا بیان ہو اس کردگار کا
اک لطف بے بہا ملا ہے جس کے پیار میں

......☆☆......

خدا کی ذات واحد ہے سہارا دو جہانوں میں
اُسی کی حکمرانی ہے زمینوں ، آسمانوں میں

وہ کہتا ہے ، وہ رہتا ہے قریبِ شہ رگِ انساں
مگر ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں اس کو لا مکانوں میں

تُہی دیتا ہے اے مولا ! ہزاروں نعمتیں ہم کو
کمی آئی نہ آئے گی کبھی تیرے خزانوں میں

ہم عاجز ہیں ترے بندے ، نظر ہم پر کرم کی ہو
نہ ہم کو ڈالنا مولا ! کبھی بھی امتحانوں میں

خدایا! کیوں خزاں رُت نے یہاں ڈیرے جمائے ہیں
کھلا دے پھول خوشیوں کے ہمارے گلستانوں میں

تری حمد و ثنا میں رات دن جو محو تھے مولا!
رہا دائم انہی کا ذکر تیری داستانوں میں

یہی ہے آرزو پیشِ نظر سجاد مرزا کے
کہ اس کا نام بھی آئے خدا کے مدح خوانوں میں

......☆☆......

حسن تیرا ، جمال تیرا ہے
وجہِ تسکیں خیال تیرا ہے

آسماں تیری عظمتوں کا نشاں
یہ زمیں بھی کمال تیرا ہے

ذرّے ذرّے میں جلوہ افگن تو
کوہ و دریا جلال تیرا ہے

سبز پتوں میں پنچھیوں کا ذکر
خوشنما ہر نہال تیرا ہے

چاند سورج کی گردشوں میں بھی
ایک لطفِ وصال تیرا ہے

ہر نفس میں ہے دھڑکنوں کی طرح
تیرا پرتو ، جمال تیرا ہے!

وحدہٗ لا شریک تو ہی تو
فردا ، ماضی و حال تیرا ہے

ہم تو مہماں ہیں تیری دنیا میں
مال اور یہ منال تیرا ہے!

......☆☆......

تو ہی خالق ، تو ہی مالک زمینوں ، آسمانوں کا
تو ہی لاریب ہے ربِ علیٰ سارے جہانوں کا

تری کُن کی صدا سے عالمِ امکاں ہوا پیدا
ازل سے آدمی جویا رہا ہے لامکانوں کا

یقیں مجھ کو بھلا کیوں کر نہ آئے تیرے ہونے کا
کہ پردہ ہو گیا ہے چاک جب سارے گمانوں کا

تو ہی مختارِ کُل ہے جب مری تقدیر لکھنے پر
تو میں مجبور کیوں کر ہوں وفا کے امتحانوں کا

خدایا ! میں تری حمد و ثنا میں محو رہتا ہوں
ستارہ میرے گھر اُترے کبھی تو آسمانوں کا

کرم تیرا اگر اپنی نشانی دینے والا ہو
تو رہ جائے نشاں سجاد جیسے بے نشانوں کا

......☆☆......

نعت النبی ﷺ

ہمیں شہرِ نبیؐ کے روز و شب جب یاد آتے ہیں
جو چمکے تھے سرِ مژگاں کواکب یاد آتے ہیں

وہ رستے یاد آتے ہیں ، وہ گلیاں یاد آتی ہیں
انہی راہوں کے ذرّے ضوفشاں سب یاد آتے ہیں

وہ جن کو دیکھ کر قلب و نظر میں تازگی آئے
مدینے کے حسیں منظر ہمیں اب یاد آتے ہیں

سنہری جالیوں کا روح کرتی ہے طواف اب بھی
زہے قسمت ، مجھے قسمت کے منصب یاد آتے ہیں

تھی جن پر رات دن آیاتِ قرآنی کی ضوپاشی
اسی اُمی لقبؐ کے دل نشیں لب یاد آتے ہیں!

بشارت جن کو جنت کی ملی ہے زندگانی میں
وہ یکتائے زمانہ ، چیدہء رب یاد آتے ہیں

بلایا تھا مدینے میں ہمیں بھی کملیؐ والے نے
مکرر دیکھیے سجاد ہم کب یاد آتے ہیں؟

......☆☆......

بلاوا آ گیا جس دم ، مدینے ہم چلے آئے
کرم ہم عاصیوں پر آپؐ نے کیا کیا نہ فرمائے

تلطف ہے، کرم ہے، انؐ کی رحمت کے خزینے ہیں
گنہگاروں کی بخشش کے لیے کتنے ہیں سرمائے!

مثال انؐ کی زمانہ لا نہیں سکتا قیامت تک
رہے امن و سکوں میں زندگی بھر جن کے ہمسائے

ہر اک غزوے میں انؐ کو تو خدا ہی پر بھروسہ تھا
مقابل لشکرِ اعدا تھا ، لیکن وہ نہ گھبرائے!

محبت ، پیار کی خوشبو رچی ہے ارضِ طیبہ میں
نیاز و ناز کے جلوے ہمیں ہر سو نظر آئے

عجب کیفیتیں تھیں جب دعا کو ہاتھ اٹھے تھے
مری آنکھوں نے جانے کسی قدر تھے اشک برسائے

حضوری کے مزے لوٹے ہیں ہم نے بھی مدینے میں
ہم انؐ کی رحمتوں سے جھولیاں سجاد بھر لائے

......☆☆......

اوج پر اپنے مقدّر کا ستارا دیکھا
جس گھڑی شہرِ محمد ﷺ کا نظارا دیکھا

چل پڑا باندھ کے احرام ، حرم کی جانب
اذنِ سرکارؐ کا جس وقت اشارا دیکھا!

کیسے انوار کی بارش تھی مرے چاروں طرف
سر تھا سجدے میں تو دل صورتِ پارا دیکھا

اور ہی رنگ میں دیکھا ہے ریاضِ جنّہ
مسجدِ نبویؐ کو جب آ کے دوبارا دیکھا

دوریٔ طیبہ میں کب نیند بھی آتی تھی مجھے
آیا جب طیبہ میں تو جینے کا ہے یارا دیکھا

میں کہ اوہام کی آندھی سے نکل آیا ہوں
آپؐ کے نام ہی ہستی کا شمارا دیکھا

کون ہے انؑ کے سوا ملجا و ماویٰ سجاد؟
کس کو اس دہر میں جینے کا سہارا دیکھا

......☆☆......

اُنؐ کی سیرت کے نقوشِ جاوداں کی بات لکھ
اے قلم ! محبوبِؐ ربِ دوجہاں کی بات لکھ

ان لبوں سے جو بھی نکلی بات وہ پوری ہوئی
ہاں انہی کے چشمہءِ فیضِ رواں کی بات لکھ

رحمتِ حق نے بنایا انؐ کو ہے اُمّی لقب
شہرِ علم و فضل کی ، سرِّ عیاں کی بات لکھ

لکھ سکے تو لکھ انہیں کے چہرہء انور کی بات
عجز سے پیغمبرِؐ آخر زماں کی بات لکھ

ہو نہیں سکتا کوئی خیر البشرؐ سا حسن میں
چاند کی ، سورج کی ، بے شک کہکشاں کی بات لکھ

"انما الاعمال بالنیات" ہے جس نے کہا!
اُس رسولِؐ پاک کے حسنِ بیاں کی بات لکھ

خوابِ غفلت سے جگایا جس نے سجادِ حزیں
تو اسی محبوبِؐ حق ، محبوبِ جاں کی بات لکھ

......☆☆......

جب مدینے سے مجھے اذنِ سفر آتا ہے
اس گھڑی غنچہء دل شوق سے کھل جاتا ہے

کس قدر دل ہے سکوں یاب مرا ، کیسے کہوں
انؐ کی توصیف کے نغمات سدا گاتا ہے!

اس گھڑی شہرِ رسالتؐ کی طرف جا نکلوں
جب بھی دل شہرِ ہوس میں مرا گھبراتا ہے

بار عصیاں کا مرے سر پہ ہے اتنا مولا!
روح لرزاں ہے مری ' دل مرا تھراتا ہے

انؒ سے وابستہ جو ہو جائے ' اُسی پر مولا
بارشیں رحمت و انعام کی برساتا ہے

اپنے مدّاح کو وہ یاد وہاں کرتے ہیں
دیکھتا ہوں ' یہ خبر کون یہاں لاتا ہے!

بارہا عرض گزاری بحضورِ خواجہؒ
ہجرِ طیبہ یہاں سجاد کو تڑپاتا ہے

......☆☆......

خواب ہیں یا خیال اُنؐ کے ہیں
ذہن میں سب کمال اُنؐ کے ہیں

آنے والی تمام صدیاں بھی
اور یہ ماہ و سال اُنؐ کے ہیں

کون دنیا میں اُنؐ کا ہے ثانی
کیا حسیں خدوخال اُنؐ کے ہیں

سب غلاموں پہ اُنؐ کا لطف و کرم
اور حضرت بلالؓ اُنؐ کے ہیں!

سب صحابہؓ فلک کے ہیں تارے
یار سب بے مثال اُنؐ کے ہیں!

جس قدر بھی ہیں حسنِ فرمودات
سب کے سب لازوال اُنؐ کے ہیں

ہم کو سجاد انؐ سے نسبت ہے
ہم بہر رنگ و حال اُنؐ کے ہیں

......☆☆......

انؐ کی توصیف میں دن رات مقالے لکھوں
چاند کے، نور کے، جنت کے حوالے لکھوں

رحمتِ عام کی تقسیم سرِ شہرِ رسولؐ
چاند کے گرد ہیں کیا نور کے ہالے لکھوں

رنگ اور نسل کی تفریق مٹانے کے لیے
آپؐ نے دے دیے دستور نرالے لکھوں

اب بھی اس شان سے موجود ہے وہ غارِ حرا
جس کے اطراف میں پھیلے ہیں اُجالے لکھوں

بھیگے بھیگے سے مدینے میں نظر آئے سبھی !
بارشِ رحمتِ عالم کے وہ جھالے لکھوں

جان پر کھیل گئے دین کی خاطر جو لوگ
ان کو بے لوث ' نڈر اور جیالے لکھوں

جب سے ہونٹوں پہ مرے صلِ علیٰ ہے سجاد
اُنؐ کے الطاف کو جنت کے قبالے لکھوں

......☆☆......

مجھ کو بھی اُس کے در کی غلامی پہ ناز ہے
دم ساز میرا دہر میں میرِؑ حجاز ہے!

قربان اس بیان پر میں حضرتِ بلالؓ
اُنؐ کی طرف ہی دیکھنا میری نماز ہے

یوں تو جہاں میں ان گنت اہلِ سخن ہوئے
لکھی ہے جس نے نعت وہی سر فراز ہے

بطحا میں جو پہنچ گیا ' اس نے یہی کہا
یہ سر زمین کس قدر مہماں نواز ہے

کیوں کر نہ سامعین کے دلوں پر اثر کرے
شامل ہماری نعت میں دل کا گداز ہے

شاہِؐ حجاز کے کرم سے ہے وہ شاد کام
سجاد اہلِ دہر سے جو بے نیاز ہے!

......☆☆......

انہیؐ کے چرچے جہان بھر میں، انہیؐ کی باتیں یہاں وہاں ہیں!
درود جب بھی پڑھوں تو لگتا ہے سارے قدسی بھی ہم زباں ہیں

نرالی سج دھج سے جب وہؐ آئے، زمیں کی قسمت بدل گئی ہے
انہیؐ کی رحمت کے آج چشمے ہر ایک جانب رواں دواں ہیں

فضائیں نغمہ کناں ہوئی ہیں کہ نور دنیا میں آ گیا ہے!
غلام زادوں کو عظمتیں دیں، حضورؐ سب پر ہی مہرباں ہیں

صنم کدے ختم ہوگئے ہیں، خدائے واحد کا سن کے فرماں
جو صحنِ کعبہ میں ایستادہ تھے، آج لات و ہبل کہاں ہیں؟

ارے مدینے میں جانے والو! سلام اپنا بھی لے کے جانا
حضورِ خواجہؒ میں پیش کرنا کہ اُن پہ حالات سب عیاں ہیں

ہمیں جو اغیار تنگ کرتے ہیں، کس سے کہیے کہ وہ سمجھ لیں
کہ ان کی نازیبا حرکتوں سے تمام انسان بدگماں ہیں!

حضورِ خالق میں جھک کے سجاد عرض کرنا انہیؒ کے صدقے
بلائیں سب دور ہوں ہماری کہ ہم نشانۂ دشمناں ہیں!

.......☆☆......

مدینے کے گلی کوچوں میں اُنؐ کے نقش پا دیکھوں
انہی کے سانس کی مہکار سے مہکی فضا دیکھوں

صحابہؓ کے جلو میں چہرہ خیرالوریٰؐ دیکھوں!
تصوّر میں لبِ شیریں پہ میں حرفِ ثنا دیکھوں

جدھر دیکھوں انہی کے نور کے جلوے نظر آئیں
ہر اک لب پر مچلتا نغمہء صلِّ علیٰ دیکھوں

نظارہ سبز گنبد کا میں کرتا ہوں تو کہتا ہوں
کہ یہ دھرتی خزاں کے جور سے نا آشنا دیکھوں

اُسی اُمیؑ لقب کی بات کی تاثیر کیا کہنا!
در و دیوارِ مسجد کو ابھی تک جھومتا دیکھوں

مرا جی چاہتا ہے اب نہ گھر کو لوٹ کر جاؤں
گزاروں زندگی باقی یہیں اپنی قضا دیکھوں

حقیقت میں اگرچہ کھوٹا سِکّہ ہوں مگر پھر بھی
مدینے کے کسی بازار میں خود کو چلا دیکھوں!

بلایا ہے درِ اقدس پہ پھر سجاد آقاؐ نے
برستی اپنے سر پر آج رحمت کی گھٹا دیکھوں

......☆☆......

نعت لکھنے کی سعادت جب ملے تو نعت لکھ
مدحتِ خیر البشرؐ ، سجاد تو دن رات لکھ

اس طرح شاید میسر ہو تجھے تسکینِ دل
پیشِ حضرتؐ اپنے احساسات اور جذبات لکھ

پھر بلا لیں اپنے در پر حاضری کے واسطے
شہرِ آقاؐ میں بسر ہو جائیں کچھ لمحات لکھ

نعت ہو ایسی جسے سن کر سبھی مسرور ہوں
نعت میں کچھ اس طرح اپنے دلی جذبات لکھ

مَا رَمَیتَ کی اگر آیہ پہ ہو تیری نظر
پھر خدا کے ہاتھ کو بھی تو نبیؐ کا ہاتھ لکھ

اے قلم ! تجھ کو قسم ہے سورۂ والیل کی
زلفِ محبوبؐ خدا کی روشنی کی بات لکھ

چھا گئی ہے آج کیوں اِدبار کی کالی گھٹا ؟
ہیں دگرگوں اُمتِ مرحوم کے حالات لکھ

......☆☆......

اُسی کے قامتِ محمودؐ پر نظر رکھنا!
سکھایا جس نے ہمیں خاک پر ہے سر رکھنا

وہؐ جس کو عرشِ معظم پہ ہے بلایا گیا!
اُسی کو زیبا ہے اُمّت کی ہر خبر رکھنا

جبینِ شوق میں سجدے مچل رہے ہوں اگر
نظر کے سامنے پھر اس کا سنگِ در رکھنا

بلائیں تم کو بصد شوق اپنے در پر وہؐ
تم اپنے پاس بھی ایسا کوئی ہنر رکھنا

زمینِ شہرِ محبت میں جذب کرنے کو
بچا کے آنکھ میں اپنی کوئی گھر رکھنا

حضورؐ! ہم سے خطا کار و بے سہاروں پر
مدام لطف و عنایات کی نظر رکھنا!

وہ جس کے شہر کے ذرے مہ و نجوم بنیں
اُسی کے شہر میں سجاد تم بھی گھر رکھنا

......☆☆......

دیکھی ہے زمیں جب سے سرکارؐ مدینے کی
رکھتی ہیں حسیں یادیں سرشار مدینے کی!

پوچھے ہے تو رہ رہ کر احوال مدینے کا
کیا بات سنائیں ہم اے یار مدینے کی!

رحمت کی گھٹائیں تھیں ہر سمت مدینے میں
پُر نور فضائیں تھیں دلدار مدینے کی

اک بار مدینے سے جو ہو کے چلا آیا
اُس شخص سے آتی ہے مہکار مدینے کی

جب مسجدِ نبویؐ میں سجدے تھے کئے ہم نے
تو سر پہ بندھی دیکھی دستار مدینے کی

دنیا کے مصائب کو یہ دل سے بھلا دیوے
دھرتی ہے عجب دیکھی غم خوار مدینے کی!

سجاد سکوں حاصل ہوتا ہے یہاں آ کر
ہر ایک گلی دیکھی شہکار مدینے کی!

......☆☆......

مجھے انؐ کی گلیوں کے ذرّوں سے اُلفت
یہی ہے ، یہی ہے متاعِ عقیدت!

چلیں انؐ کے اُسوہ پہ ہم زندگی بھر
یہی دین و ایماں ، یہی ہے شریعت

وہ اُمّی لقب ، علم و عرفاں کا دریا
کہ بعد از خدا ، دل میں اُس کی ہے چاہت

رہِ زندگی پر انہوں نے چلایا!
وگرنہ تھی انساں کی فطرت میں وحشت

وہ رحمت سراپا یہاں بھی وہاں بھی
انہیں سے ملی مغفرت کی بشارت

مدینے کے شام و سحر یاد آئے!
کسی خوش گلو نے جو کی ہے تلاوت

لکھے انؐ کی توصیف میں شعر کوئی
کہاں ہے قلم میں یہ سجاد طاقت؟

......☆☆......

ہمہ وجود ترے در پہ دل جھکائے ہوئے
ہیں اشک آنکھ میں اور ہونٹ کپکپائے ہوئے

طلب شفاعتِ عظمیٰ کی ہے ہمیں آقاؐ!
کھڑے ہیں ہاتھوں کے کشکول ہم اٹھائے ہوئے

بغیر اذن کوئی اس طرف نہیں آتا
ہم آئے شہرِ تمنا میں ہیں بلائے ہوئے

کرم نہیں ہے اگر یہ تو کیا کرم ہو گا؟
چلے ہیں بارشِ رحمت میں ہم نہائے ہوئے

درود پاک کے ہر سمت زمزے گونجیں
عجیب کیف کے عالم میں ہم ہیں آئے ہوئے

حضورؐ ! چشمِ عنایت کی ہے طلب ہم کو
زمانہ کیوں ہمیں نظروں سے ہے گرائے ہوئے

کہاں سے ڈھونڈ کے سجادؔ آج ہم لائیں؟
جو لوگ دین میں کامل تھے آزمائے ہوئے

......☆☆......

مدینے کے گلی کوچوں سے جب ہو کر صبا آئی
عجب وارفتگیٔ شوق کا عالم اُٹھا لائی!

وہی ہیں سیدؐ عالم ، وہی محبوبؐ ربانی
زمیں کیا عرش پر بھی جن کی ہوتی ہے پذیرائی

ہمارے حال پر بھی ہو ذرا چشمِ کرم آقاؐ!
فضائے عہدِ حاضر ایک مدّت سے ہے دھند لائی

مسلماں باعثِ توقیر تھا اور اب یہ عالم ہے
خدا کی سرزمیں پر ہو رہی ہے اس کی رسوائی

فلسطیں ہو کہ ہو کشمیر یا بغداد ہو آقاؐ!
تری اُمت پہ جانے کیوں ہے یہ مشکل گھڑی آئی

ہمارے دین و ایماں پر ہے کیوں یلغار غیروں کی
مسلماں ہی تماشا ہے ، مسلماں ہی تماشائی!

بڑی مدت کے بعد اک نعت کہنے کی جسارت کی
تو اس میں بھی غمِ انسان کی ہے بات دھرائی!

......☆☆......

بھلائی کی طرف مائل کیا ہے آپؐ نے واللہ
ہمیں پیغام اُلفت کا دیا ہے آپؐ نے واللہ

قیادت کا سلیقہ آپؐ کو اللہ نے بخشا!
یہ بارِ فرض اپنے سر لیا ہے آپؐ نے واللہ

شعورِ آدمیت سے کیا ہے آشنا ہم کو
دریدہ پیرہن ہم تھے ، سیا ہے آپؐ نے واللہ

بتوں سے توڑ کر ہر اک تعلق ابنِ آدم کا
خدا کے ساتھ قائم کر دیا ہے آپؐ نے واللہ

روّیہ اہلِ مکّہ کا غلط دیکھا تو کی ہجرت
یہ جامِ تلخ بھی ہنس کر پیا ہے آپؐ نے واللہ

پڑھیں جو کلمہء طیب ، بصد صدق و یقیں دل سے
انہیں بخشش کا مژدہ بھی دیا ہے آپؐ نے واللہ

شبِ معراج خالق سے ہوئیں سجاد جب باتیں
وہاں بھی ذکر اُمت کا کیا ہے آپؐ نے واللہ

......☆☆......

آپؐ کا سب سے روّیہ مشفقانہ ہی رہا
آپؐ کا کردار واللہ قائدانہ ہی رہا

آپؐ نے اُس قوم کو بھی کر دیا رب آشنا
جس کی ہستی کا ہر اک پل کافرانہ ہی رہا!

در پئے آزار تھے جو لوگ ، اُن سے بھی حضورؐ!
آپؐ کا ملنا ملانا مہربانہ ہی رہا!

آپؐ محبوبِؐ خدا ہیں ، اس میں کوئی شک نہیں
یہ تعلق دیکھنے میں دلبرانہ ہی رہا!

تا قیامت ، اک حقیقت آپؐ ہی ہیں سیدیؐ !
ساری دنیا کی حقیقت ، بس فسانہ ہی رہا

نعت کی صورت گری میں گرچہ میں محتاط ہوں
لفظ پھر بھی جو چنا وہ شاعرانہ ہی رہا

چند روزہ آپؐ کے روضے پہ اپنی حاضری
ایسا لگتا ہے یہ پھیرا طائرانہ ہی رہا!

وہ جو شہر علم ہیں ، سجاد انؐ کے سامنے
علم سارے عالموں کا عاجزانہ ہی رہا!

......☆☆......

جب سے پھیلایا درِ اقدس پہ دامانِ حیات
بے نیازِ ہر دو عالم ہم ہوئے جانِ حیات

روشنی ہی روشنی ہے میرے گھر میں یا نبیؐ !
آپؐ کی رحمت سے مہکے ہے گلستانِ حیات

آپؐ سے نسبت ہمارے واسطے اعزاز ہے
" مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات "

آپؐ کے اخلاق حسنہ کی نہیں آقاؐ ! مثال
آپؐ سے اچھا کہاں ہے کوئی عنوانِ حیات!

آپؐ کے روضے کی جالی چوم لی جس آنکھ نے
اُس نے رکھا ہی نہیں پھر کوئی ارمانِ حیات

ہم فقیروں کو دوبارہ حاضری کا اِذن ہو
ہو میسر کملی والےؐ ! ہم کو عرفانِ حیات

خیر کا رستہ دکھایا آپؐ نے انسان کو
اس سے بڑھ کر اور کیا سجاد احسانِ حیات

......☆☆......

وہ نورِ ازل ، باعثِ تسکینِ دل و جاں
اُس جیسا دکھائی نہیں دیتا کوئی انساں!

سیرت کے اجالے میں کٹے زیست ہماری
ہاتھوں میں رہے شام و سحر مصحفِ قرآں

میں اُنؐ کی محبت میں ہوں سرشار ازل سے
بھٹکا نہ سکی رہ سے مجھے گردشِ دوراں

انسان کو خالق سے ملایا ہے انہیؐ نے!
وہ رحمتِ عالم ہیں ، محبت کا ہیں عنواں

رہتا ہے مرے لب پہ سدا حرفِ تشکّر
پڑھتا ہوں بصد عجز و ادب سورہء رحماں

ہو چشمِ کرم شاہا! کہ اب دہر میں ہر سو
اسلام کے دشمن نے اُٹھا رکھا ہے طوفاں!

اِک روز مدینے میں بُلایا تھا اسے بھی
سجاد بھلا سکتا نہیں آپؐ کا احساں

......☆☆......

کس درجہ سکوں یاب مدینے کی فضا ہے
اِک کیف میں ہر شخص یہاں جھوم رہا ہے

دنیا کے مصائب کا مجھے خوف نہیں ہے!
سر پر مرے سرکارؐ کی رحمت کی رِدا ہے

کیا بارِ دگر جلووں کی برسات نہ ہو گی
سرکارؐ ! یہ دل آج بھی مصروفِ دعا ہے

جب مسجدِ نبویؐ میں تصوّر میں یہ دیکھا
اصحابؓ فدا کار کا میلہ سا لگا ہے

اُن گلیوں کے ذرات کو آنکھوں سے لگاؤں
جن گلیوں میں سرکارؐ کا نقشِ کفِ پا ہے

انسان کو درکار ہے پھر حرفِ تسلّی
اس دور میں اک حشر سا ہر سمت بپا ہے!

سرکارؐ ! ملے بارِ دگر اِذنِ حضوری
سجاد کے لب پر یہ دعا صبح و مسا ہے

......☆☆......

نکہتِ شہرِ نبیؐ ، راحتِ جاں ہوتی ہے
حسرتِ دید مرے دل میں جواں ہوتی ہے

روح سرشار ہو اور جسم کی تطہیر بھی ہو
ایسی کیفیتِ جاں ، کہتے ہیں ، واں ہوتی ہے!

ہر قدم پر ہے وہاں دعوتِ نظارہء نور
اک تجلّی ہے جو آنکھوں پہ عیاں ہوتی ہے

جب بھی سوچا ہے کہ توصیفِ پیمبرؐ لکھوں
اُس گھڑی میری طبیعت بھی رواں ہوتی ہے

اُنؐ کے جب شہر میں پہنچوں گا تو پھر دیکھوں گا
جو زمیں ، پیاری زمیں رشکِ جناں ہوتی ہے!

دل مرا واقعی پھر شاداں و فرحاں ہو گا
منزلِ مقصود ، محبت کا نشاں ہوتی ہے

پھر تجھے آقاؐ و مولا نے بلایا ہے وہاں
تجھ سی تقدیر بھی سجاد کہاں ہوتی ہے؟

......☆☆......

دیکھو تو ستارے مری پلکوں پہ سجے ہیں
انوارِ مدینہ مری آنکھوں میں بسے ہیں

جب آپؐ کی رحمت نے انہیں پیار سے دیکھا
جو لوگ کہ وحشی تھے وہ انسان بنے ہیں

اُس آن ثمر بار ہوئی شاخِ تمنا
جس وقت دعا کے لیے یہ ہاتھ اُٹھے ہیں

سرکارؐ کی چوکھٹ پہ میں کیوں نہ پہنچتا!
وہ لائے ہیں رنگ ، اشک جو آنکھوں سے بہے ہیں

ہر دور کی دانش کے سفینے تھے بھنور میں
سرکارؐ کی رحمت سے کنارے پہ لگے ہیں!

کیفیتِ دل کیسے کہوں ، لفظ ہیں عاجز
بادیدۂ نم ، شہرِ مدینہ سے چلے ہیں

خوش بخت کہاں اُن سا زمانے میں ہے سجاد
جو سیرتِ سرکارِؐ دو عالم پہ چلے ہیں!

......☆☆......

مدینے میں نظر کے سامنے روضہ تھا حضرتؐ کا
نہ پوچھو اُس گھڑی کیا حال تھا اشکِ ندامت کا

تمنا ایک اِک پوری ہوئی اُنؐ کے وسیلے سے
ملا موقع نہ مجھ کو آج تک کوئی شکایت کا!

درونِ مسجدِ نبویؐ مجھے زائر ملے ایسے
زباں تھی اجنبی جن کی مگر لہجہ محبت کا

خداوندا ! کوئی حرفِ محبت ہو عطا ایسا
کہ جس سے حق ادا ہو نعت کا اور اُنؐ کی مدحت کا

جہاں والے بھٹکتے ، ٹھوکریں کھاتے ہی رہ جاتے
" بھلے کو مل گیا آئینہ اُنؑ کے حسنِ سیرت کا"

یہ طبقاتی کشاکش کاش! مٹ جائے زمانے سے
جہاں میں بول بالا ہو مرے مولا ! اُخوت کا!

بھلا سکتا نہیں سجادہ اُنؑ کا آخری خطبہ
سبق ملتا ہے جس سے رہنمائی کا ، عدالت کا

......☆☆......

مرا گھر ہو مدینے میں یہی میری تمنا ہے!
جہاں رحمت کا بادل رات دن گھر گھر برستا ہے

مجھے لگتا ہے اب بھی مسجدِ نبویؐ میں بیٹھا ہوں
جمالِ گنبدِ خضریٰ مرے دل میں سمایا ہے!

دعائیں لب پہ آئیں اور نہ آنسو ہی رُکے میرے
مقابل روضہء اطہر ، مجھے کچھ بھی نہ سوجھا ہے

فرشتے بھی قطار اندر قطار آ کر اُترتے ہیں
مواجہ میں کھڑے ہو کر یہی محسوس ہوتا ہے

جسے کہتے ہیں باغِ جنتِ فردوس ، یاں دیکھا!
ہر اک زائر عقیدت سے نوافل آ کے پڑھتا ہے

انہیؐ کے ذکر سے میرا دلِ مضطر منوّر ہے
انہیؐ کا روئے انور خواب کے عالم میں دیکھا ہے

عجب سا کیف کا عالم ہے جسم و روح پر طاری
یہ دل، شہرِ نبیؐ میں رات دن سجاد رہتا ہے

......☆☆......

درِ خیر البشرؐ تک آ گیا ہوں
میں اپنی سب مرادیں پا گیا ہوں

میں اُنؐ کی نعت ہی لکھتا رہا ہوں
اِسی باعث میں اُنؐ کو بھا گیا ہوں

مری خوش بختیاں بھی دیدنی ہیں!
میں ذرّہ تھا ، فلک پر چھا گیا ہوں

برنگِ مہ چمکتا ہوں میں اب بھی
کہا کس نے کہ میں گہنا گیا ہوں

مسرت بیز ہے ہر ایک لمحہ
مدینے میں، مَیں جب سے آ گیا ہوں

بلائیں گے مجھے بارِ دِگر بھی
خوشی میں بارہا لہرا گیا ہوں

خدا کا شکر ہے سجاد مرزا
میں اُنؐ کے زیرِ سایہ آ گیا ہوں

......☆☆......

صد شکر کہ آوازِ کرم آپؐ نے دی ہے
اِس اذنِ حضوری سے مری بات بنی ہے

دیکھا جو سرِ شہرِ نبیؐ جلوہَ صد رنگ
اک حسرتِ دیدار کی تسکین ہوئی ہے

اُس چشمہء رحمت پہ پہنچ کر ہوا محسوس
اِک عمر کا پیاسا تھا ، مری پیاس بجھی ہے!

ہو جاؤں میں گم شہرِ پیمبرؐ کی گلی میں
جنت کی گلی شہرِ پیمبرؐ کی گلی ہے

کیا اُس کے مقدر کی بلندی کا ٹھکانا
مخلوق جو دہلیزِ پیمبرؐ پہ کھڑی ہے

میں روضۂ اطہر پہ تصور میں یہ دیکھوں
اصحابِ فدا کار کی اک بزم جمی ہے!

سجاد بلائیں وہ مجھے بارِ دگر بھی
اشکوں نے دعا ہاتھ اُٹھا کر یہی کی ہے

......☆☆......

وہ بن کے آئے ہیں دونوں جہان میں رحمت
ورائے رنگ و نسب اُنؐ کو سب سے ہے الفت

انہیؐ کے ذکر میں دن رات اب گزرتے ہیں
ہے اُنؐ کا فضل و کرم اور اُنؐ کی ہے رحمت

زباں دراز ہوا جا رہا ہے اب یورپ
ملی ہے کیوں اسے گستاخیوں کی یہ مہلت؟

ہمارے حال پہ اغیار طنز کرتے ہیں!
حضورؐ ! کیوں ہے ہماری یہاں بری حالت؟

سکونِ قلب میسر نہیں مسلماں کو
حضورؐ ! آج ہے ہر سو جہان میں دہشت

درود ہونٹوں پہ محشر میں بھی رہے جاری
" بلا سے جو بھی وہاں ہو حساب کی صورت"

بہ حالِ زار یہی التجا ہے اب سجاد
ملے ہمیں بھی تو صبر و سکون کی دولت

......☆☆......

لیا جب نام اُنؑ کا با وضو تو گھر کا گھر چمکا
بحمداللہ کہ مجھ نا چیز کا رنگِ ہنر چمکا!

وہ آئے تو زمانے کا بھی اندازِ نظر چمکا
یہی محسوس ہو تا ہے کہ صدیوں کا سفر چمکا

محافل اُنؑ کی آمد پر سجائیں اہلِ عالم نے
ہر اِک اہلِ نظر کا پھر سے اندازِ نظر چمکا!

سرِ افلاک جب ماہِ منور کے قدم پہنچے
ملائک کی زباں پر تھا ، ستاروں کا نگر چمکا

تلطف کی نظر اُن پر پڑی تو یوں لگا مجھ کو
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

میں اُنؐ کے روضہء اطہر کو اِن آنکھوں سے پھر چوموں
مقدّر اے مرے مولا! مرا بارِ دگر چمکا

درود پاک پڑھتا ہوں میں راتوں کے اندھیرے میں
اِسی باعث مرا سجاد ہر خوابِ سحر چمکا

......☆☆......

رسولؐ اللہ کا جن کے دلوں میں نورِ الفت ہے
منوّر اُن کے سینے ہیں ، خدا کی اُن پہ رحمت ہے

پہنچ سکتا نہیں کوئی بھی گردِ راہ کو اُنؐ کی
محمد ﷺ کے غلاموں کو فقط حاصل یہ شوکت ہے

بلند و بالا فردوسوں کی رفعت اُن کے قدموں میں
سلاطینِ جہاں کو کب ہوئی حاصل یہ عظمت ہے

جو مخلوقِ خدائے دوجہاں پر رحم کرتے ہیں
خدا کو اور رسولِ پاک کو اُن سے محبت ہے

انہیؑ کے نام پر سجاد میں قربان ہو جاؤں
یہی اپنی محبت ہے ، یہی اپنی عقیدت ہے!

......☆☆......

نبیؐ کا ہم نے بھی دربار دیکھا
جہانِ جلوہء انوار دیکھا!

نہیں جچتا نظر میں حسنِ عالم
کہ جس نے شہرِ عنبر بار دیکھا

صحابہؓ کی محافل میں سبھی نے
خلوصِ سیدِؐ ابرار دیکھا!

نہ لائے گا زمانہ مثل جس کی
وہ ہے تاریخ میں کردار دیکھا

ہجوم زائراں میں گم تھے وہ بھی
جنھیں ہم نے پسِ دیوار دیکھا

چلا آیا جو اُنؐ کی بارگہ میں
تو ہم نے اُس کا بیڑا پار دیکھا

غم و آلام وہ ہے بھول جاتا
مدینہ جس نے ہے اِک بار دیکھا

مقدّر کا سکندر تو وہی ہے
کہ جس نے روضۂ سرکارؐ دیکھا

مجھے افسوس ہے کہ کیوں نہ میں نے
زمانہ وہ سحر آثار دیکھا!

کسی غزوے میں کام آیا نہیں میں
نہ اُنؐ کا قربِ گوہر بار دیکھا!

ملائک ، جن و انساں جھوم اُٹھے
انہیں جب مائلِ گفتار دیکھا

خدا شاہد کہ وہ رحمت سراپا
انہیں انسان کا غم خوار دیکھا

مدینے اور مکے کے سفر میں
نہ کوئی مرحلہ دشوار دیکھا

شرف صدیقؓ اکبر کا یہی ہے
نہ کوئی اُن سا یارِ غار دیکھا

عمرؓ ، عثمانؓ اور شیرؓ خدا سا
کہاں ہے صاحبِ کردار دیکھا

خدا کی رحمتیں سجاد اُن پر
نبیؐ کے ساتھ جن کا پیار دیکھا

......☆☆......

احرام میں حجاج کا بہتا ہوا ریلا!
ہر شخص تھا اِک نور کی برسات میں بھیگا

جب ذکرِ خداوند میں مشغول سبھی تھے
الفاظ میں اس منظرِ دل کش کا بیاں کیا

تھے اشک رواں آنکھوں سے ، فریاد لبوں پر
دیوارِ حرم سے جسے لپٹے ہوئے دیکھا!

زائر تھے کہ جو سسکیاں لیتے تھے ، نہ رُکتے
گریے کا وہ عالم تھا ، میں کچھ کہہ نہیں سکتا

تھی کوئی رعونت نہ تکبر تھا کسی میں
ہر ایک وہاں عجز سراپا نظر آیا

سب ایک ہی دُھن میں تھے رواں طوفِ حرم میں
کچھ ہوش کسی کو نہ تھا اپنا نہ پرایا!

دیوانگیء شوق ہے اب قلبِ حزیں میں
سجاد وہیں ہوش و خرد چھوڑ کے آیا

......☆☆......

بلایا ہے مدینے میں ترا احسان ہے آقاؐ!
گنہگاروں کی بخشش کا یہاں سامان ہے آقاؐ!

شبِ معراج صدیوں کا سفر لمحوں میں طے کرنا
ترے اعجاز پر ہر دیدہ ور حیران ہے آقاؐ!

مرا دعویٰ نہیں لیکن مرا ایمان کامل ہے
ترے ناموس پر یہ جان بھی قربان ہے آقاؐ

صدائے کُن فیکوں گونجتی رہتی ہے کانوں میں
شبِ اسریٰ کے عالم میں مرا وجدان ہے آقاؐ

ہر اک لمحہ درودِ پاک پڑھنا چاہیے ہم کو
خدائے عزوجل کا تو یہی فرمان ہے آقاؐ

ادا ہو شکر کیسے اس زبانِ بے زبانی سے
مجھے ہر پل میسر رحمتِ رحمان ہے آقاؐ!

کسی صورت مدینے میں ہمیشہ ہو قیام اس کا
یہاں کچھ روز کا سجاد تو مہمان ہے آقاؐ!

......☆☆......

دونوں عالم میں ترے نام کے چرچے آقاؐ!
دشمنِ دیں بھی بہ حیرت تجھے دیکھے آقاؐ

روح سیراب ہوئی دل کو تسلّی حاصل
ہم نے دیکھے ہیں مدینے میں وہ جلوے آقاؐ

جس نے احکامِ خداوندی کو مانا ہی نہیں
کر دیا اس کو فراموش خدا نے آقاؐ

چھوڑ کر آپؐ کے بتلائے ہوئے رستے کو
بن گئے غیروں کے ہم لوگ نشانے آقاؐ

جانے کیوں رحم نہیں فطرتِ انساں میں رہا
ہم نے ہر دور میں سو رنج اُٹھائے آقاؐ

کس سے ہم شکوہ کریں ، کون سنے گا شکوہ
کتنے بے درد ہیں اِس قوم کے راکھے آقاؐ

منتظر ہے ترے الطاف و کرم کا سجاد
اپنے دربار میں پھر اِس کو بلا لے آقاؐ

......☆☆......

حمد و نعت

اِس دل کے نگینے میں ترا نام ہے لکھا
اصنامِ جہاں دے نہیں سکتے مجھے دھوکا!

میں تیرے سوا اور کہیں سر نہ جھکاؤں
رکھنا مجھے پابند اسی بات پہ مولا!

اغیار کی یلغار ترے دیں پہ ہوئی ہے
فریاد مسلمان کی سن لے مرے آقا!

کابل ہو کہ بغداد ہو ، کشمیر یا بیروت
کیوں دشمنِ اسلام کرے حشر ہے برپا؟

معصوم تھے ، کم سن تھے وہ قرآن کے حافظ
ظالم نے جنھیں موت کے ہاتھوں میں ہے سونپا

ہم تیرے پیمبرؑ کی غلامی پہ ہیں نازاں
یا رب ! تو ہی اب دینِ پیمبرؑ کو بچانا

غم ناک ہے ، خوں ریز ہے پُر درد کہانی
سجاد نے ہے پیش کیا جس کا خلاصہ!

......☆☆.......

ارضِ طیبہ کا سفر ہے یا بہاروں کا سفر
خوش نما لگتا ہے مجھ کو ریگ زاروں کا سفر

ہاں گزرتے ہوں گے آقاؐ اِن گلی کوچوں سے بھی
خوش نصیبی ہے مری ، اِن رہ گزاروں کا سفر

روضہء اطہر پہ میری حاضری ، اُنؐ کا کرم
ایک ذرّے کا ہے گویا چاند تاروں کا سفر

بعدِ مدت ہم چلے ہیں آج پھر سوئے حرم!
ہو وہاں مقبول مولا ! بے قراروں کا سفر

پھر منیٰ میں خیمہ زن ہے تیرے بندوں کا ہجوم
رائیگاں جائے نہ لاکھوں اور ہزاروں کا سفر

آج بھی عرفات کا منظر ہے آنکھوں میں بسا!
یاد ہے مزدلفہ کا وہ لالہ زاروں کا سفر

کس قدر اخلاص کے پیکر مرے ہمراہ تھے!
بھول سکتا ہی نہیں سجاد یاروں کا سفر

......☆☆......

قرارِ قلبِ مضطر ہے جمالِ گنبدِ خضریٰ
زمانے میں نہیں کوئی مثالِ گنبدِ خضریٰ

زیارت کے لیے ہم کو بلایا ہے مدینے میں
نظر آتا ہے ہم کو یہ کمالِ گنبدِ خضریٰ!

گزر ہوتا نہیں اس میں کسی بھی غیر کا ہرگز
ہمارے دل میں بستا ہے خیالِ گنبدِ خضریٰ

اِسی کی روشنی سے ہیں مسلمانوں کے دل زندہ
چمکتا ہے مدینے میں ہلالِ گنبدِ خضریٰ

مسلمانوں پہ جو ظلم و ستم اغیار نے توڑے
کسی دن دیکھ لیں گے وہ جلالِ گنبدِ خضریٰ

ہر اِک انسان کے دل کی یہی سجاد خواہش ہے
کوئی صورت بنے کہ ہو وصالِ گنبدِ خضریٰ!

......☆☆......

نعت کہنے کی سعادت مل گئی
حاضری کی پھر اجازت مل گئی

روضۂ اقدس پہ جو حاضر ہوا
اُس کو جنّت کی بشارت مل گئی

اِس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا
ہم کو آقاؐ کی محبت مل گئی

بیٹھتے تھے اُنؐ کے قدموں میں جو لوگ
اُن کو دنیا کی امامت مل گئی

یہ کرم ہے اُنؐ کا بے پایاں کرم
نعت کی نسبت سے عزّت مل گئی

زندگی کے وہ حسیں لمحات تھے
جب غمِ دنیا سے فرصت مل گئی

اے خوشا قسمت مدینے کا سفر
مہرباں لوگوں کی سنگت مل گئی

شکر ہے صد شکر ربِّ مہرباں
حاضری کی مجھ کو مہلت مل گئی

کس لیے سجاد مرزا ہو حزیں
رحمتِ عالم کی رحمت مل گئی

......☆☆......

مدینے میں جو گذرے تھے وہ لمحے یاد آتے ہیں
مری تنہائی میں اکثر وہی محفل سجاتے ہیں

وہ جن کے روز و شب گذریں درودِ پاک پڑھنے میں
سُنا ہے آپؐ اُن کو روضے پاک پر بلاتے ہیں

نبیؐ کے نام کی مشعل تو منزل پر ہے پہنچاتی
ستارے ، چاند اور سورج فقط رستہ بتاتے ہیں

جو اُن کے نام کا ورد و وظیفہ لب پہ رکھتے ہیں
شبِ تیرہ میں بن کر روشنی وہ جگمگاتے ہیں

سنبھل کر پاؤں رکھنا تم حرم میں با ادب رہنا
ملائک آسمانوں سے یہاں آتے ہیں ، جاتے ہیں

مجھے توصیفِ پیغمبرؐ کی دی توفیق اللہ نے
مری قسمت پہ لگتا ہے ملائک مسکراتے ہیں

سرِ محشر شفیع المذنبینؐ تشریف لاتے ہیں
چلو سجاد مرزا ہم بھی قسمت آزماتے ہیں

......☆☆......

بہارِ زندگی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے
عجب اک روشنی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

خدا سے آدمی کا ربط جس نے کر دیا قائم
وہی اک آگہی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

زمانے کے سبھی ظلمت کدے روشن ہوئے جس سے
وہ صبحِ تازگی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

جہاں والوں کو قرآں کا دیا تحفہ ، محبت سے
پیامِ آخری لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

جو بیواؤں ، یتیموں اور غلاموں کا سہارا ہیں
نظر اک لطف کی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

جو مایوسی کی دلدل میں تھے اُن کے واسطے ہمدم
جمالِ سرخوشی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

جہاں ظلمت سے لوگوں کو لگاؤ تھا ، وہیں دیکھو
چراغِ آگہی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

وہ جس سے ہو نظامِ زندگانی کا مقام اونچا
وہی اک دلکشی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

یہ رشتہ عبد اور معبود کا سجاد کیا کہنا
کمالِ بندگی لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

......☆☆......

پنجابی نعت

جیہڑے بھاگاں والے لوکی آن مدینے!
رہ جاندی اے اوہناں دی جند جان مدینے

پاک نبیؐ دا روضہ جیوں کھڑیاں گلزاراں
جنت دی وی ہو جاندی پہچان مدینے!

آؤندے جاندے زائر نوں پئے دین سلامی
سوہنے خُلق سجا دے نیں دربان مدینے

میں وی چار دیہاڑے رہ کے دیکھ لئی اے
شاناں والے پاک نبیؐ دی شان مدینے

میرے بخت وی دون سوائے ہو جاون گے
جے کر آقاؐ! مینوں فیر بلان مدینے!

اک واری جے ویکھ لیا اے تریہہ نہیں بجھدی
اکھاں دا نِت رہندا ہُن دھیان مدینے

غار حرا توں جس دی ہوئی بسم اللہ
ہویا آن مکمل اوہ قرآن مدینے

مسجد نبوی دے اندر میں ویکھ رہیا واں
کتھوں کتھوں آئے نیں مہمان مدینے

اوتھے تقدیراں وی بدلدیاں نیں مرزا
وگڑے تگڑے بن جاندے ، انسان مدینے

......☆☆......

نعتیہ قطعات

وہ مالک و مختار ہے اپنا مولا
اُس جیسا کوئی اور نہیں ہے دیکھا

جھکتی ہے یہ مخلوق اسی کے در پر
بے شک ہے وہ سجاد ہمارا داتا

......☆☆......

دنیا کے غم و درد بھلا دے مولا!
جینے کا ہنر مجھ کو سکھا دے مولا!

میں تیرا ہوں ، تیرا ہی رہوں تا زیست
غیروں کی غلامی سے چھڑا دے مولا!

......☆☆......

برے ماحول میں رہ کر برے ہم ہو نہیں سکتے
ہمیں عظمت ملی ہے جو اُسے ہم کھو نہیں سکتے

ہمارے دل کی تختی پر نبیؐ کا نام لکھا ہے
اِسے ظالم جہاں والے کبھی بھی دھو نہیں سکتے

......☆☆......

ملا شرف مجھ کو، میری اوقات سے زیادہ حرم میں آ کر
غلافِ کعبہ کو میں پکڑ کر عجیب مستی میں جھومتا ہوں

ورائے رنگ ونسب جو آئے، نگاہ اٹھتی نہیں ہے اُن پر
میں زائرانِ حرم کے پاؤں کو اپنی آنکھوں سے چومتا ہوں

......☆☆......

متاعِ عقیدت میں لے کے چلا ہوں!
میں انؐ کا ہوں ، اُنؐ کا ، بُرا یا بھلا ہوں

چلوں سوئے طیبہ تو راحت سمیٹوں
جہاں کے مصائب میں کیوں مبتلا ہوں؟

......☆☆......

آنکھوں میں لے کے اشکِ ندامت رواں ہوا
صحنِ حرم میں لرزاں و ترساں پہنچ گیا!

سجاد یہ عنایتِ پروردگار ہے
مجھ سے سیاہ کار کو در پر بلا لیا

......☆☆......

یہ صدمہ ء الم بھی اٹھانا پڑا مجھے
خود کو وہیں پہ بھول کے آنا پڑا مجھے

دربارِ مصطفیؐ میں ہوا باریاب میں
شکوہ نہ کوئی ہونٹوں پہ لانا پڑا مجھے

......☆☆......

درد کیوں ہو رہا ہے سینے میں؟
آخری روز ہے مدینے میں!

چھوڑ کر شہرِ مصطفیؐ ، سجاد
لطف آتا نہیں ہے جینے میں!

......☆☆......

سجاد مرزا کی مطبوعہ کتب